سوال

(358)خاوند کی وفات کے بعد عدت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہے ، اس کے گھر میں اس کا قریب البلوغ بیٹا اوربالغ دیور رہتا ہے ، اب عدت گزارنے کا مسئلہ درپش ہے کہ بیوہ اپنے گھر میں عدت گزارے یااپنے والدین کے پاس چلی جائے ۔کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کی وفات کے بعد عدت گزارنے والی عورت کا گھر میں رہ کرعدت گزارنے کے متعلق اہل علم کے دو موقف ہیں، ان میں مشہوراورقوی موقف یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہتے ہوئے ایام عدت گزارے ، اس کی دلیل حسب ذیل واقعہ ہے : ’’حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلام کی تلاش میں نکلا۔ انہوں نے موقع پاکر اسے قتل کردیا، میں نے اپنی عدت اپنے میکے گزارنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیونکہ میرے شوہر نے اپنی ملکیت میں کوئی گھر نہیں چھوڑا تھا اورنہ اخراجات اورنان نفقہ کا کوئی بندوبست تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں! تم اپنے میکے جاکر اپنی عدت پوری کرسکتی ہو، جب میں حجرے میں بیٹھی تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آوازدی اور فرمایا : تم اپنے پہلے مکان میں رہو جب تک تمہاری عدت پوری نہ ہوجائے ، میں نے اپنی عدت اسی مکان میں گزاری جہاں میں اپنے خاوند کے ساتھ رہائش پذیر تھی ، وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے توانہوں نے کسی کو بھیج کر یہ مسئلہ مجھ سے دریافت کیا، میں نے انہیں صورت حال سے آگاہ کیا توانہوں نے بھی اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔‘‘ [1]

اس حدیث کے پیش نظر صورت مسؤلہ میں عورت کواسی جگہ عدت گزارنا چاہیے جہاں وہ اپنے خاوند کے ہمراہ رہائش پذیر تھی ،اپنے پاس اپنی والدہ یاکسی اوررشتہ دار کورکھ لے ، ہاں اگر وہاں رہنے میں اس کی عزت وناموس یااس کے مال کے ضیاع کا باعث ہے یا وہاں فاسق وفاجر لوگ موجود ہیں جن کی شرارتوں سے محفوظ رہنا ناممکن ہو تو پھر اپنے میکے جاکر ایام عدت گزار سکتی ہے لیکن اگراپنے خاوند کے گھر رہتے ہوئے اپنے معاملات چلا سکتی ہے اوراسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے تو ایسے حالات میں اس کا دوسری جگہ منتقل ہونا شرعاً جائز نہیں ہے ۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود،الطلاق : ۲۳۰۰۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:320

محدث فتویٰ